

چنئی کے روزنامہ تہنہ کی پلاٹینم جوبلی تقریب میں وزیر اعظم کی تقریر کے چید چید اقتباسات

Posted On: 06 NOV 2017 12:07PM by PIB Delhi

نئی دہلی، بھارت۔ وزیراعظم جناب نریندر مودی نے تامل روزنامہ تہنہ کی پلاٹینم جوبلی تقریب میں جو تقریر کی تھی اس کے چید چید اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

اب سے پلے میں چنئی اور تامل ناڈو کے دیگر مقامات میں زبردست بارش اور سیلاب کے م لوکین کے ل خانہ اور اس خوفناک صورتحال کا سامنا کرنے والے کنبوں سے اظہار تعزیت و مدد کرتا ہوں۔ میں نے ریاستی سرکار کو ہر ممکن امداد و حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے اس کے ساتھ ہی میں سینئر صحافی جناب تھیرو آر موہن کی موت پر اظہار تعزیت کرتا ہوں۔

دینا تہنہ نے اپنی اشاعت کے 70 برس مکمل کرلئے ہیں۔ اس اشاعتی کامیابی کے لئے جناب تھیرو ایس پی آدتی، نار، تھیرو ایس ٹی، آدتی، نار اور جناب تھیرو بالاسیرامیم جی کی خدمات لائق ستائش ہیں۔ بچھلی ساڑھے سات دہائیوں کے دوران ان حضرات کی کوششوں نے تہنہ کو تامل ناڈو کی نئی نسل میں ایک بڑا میڈیا برانڈ بنادیا ہے۔ میں اس کامیابی کے لئے تہنہ گروپ کے انتظامیہ اور عملے کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آج کروڑوں ہندوستانیوں کو چوبیس گھنٹے چلنے والے نیوز چینلوں کی خدمات دستیاب ہیں لیکن آج بھی بیشتر لوگوں کے دن کا آغاز ایک اتھ میں چائے یا کافی کا کپ اور دوسرے اتھ میں اخبار سے ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تہنہ تامل ناڈو کے ساتھ ساتھ بنگلور، ممبئی اور دہلی میں بھی اپنی سات اشاعتوں کے ذریعے خدمات فراہم کر رہا ہے۔ محض 50 کے دوران ہی غیر معمولی کامیابی حاصل جناب تھیرو اس پی آدتی، ناتھ کی انتہائی دوراندیش رہنمائی کا نتیجہ ہے، جنہوں نے 1942 میں اس کی اشاعت کا آغاز کیا تھا۔

مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تہنہ کا مطلب ہوتا ہے تار کے ذریعے بھیجا جانے والا پیغام یعنی دینا تہنہ کا مفہوم ہے: ”روزانہ تار“ کے ذریعے بھیجا جانے والا پیغام۔ گزشتہ برسوں کے دوران محکمہ ڈاک و تار کے ذریعے فراہم کرائی جانے والی تار کے ذریعے بھیجے جانے والے پیغامات کی خدمات، اب انٹرنیٹ فرسودہ ہو کر اپنے وجود سے محروم ہو چکی ہیں لیکن یہ تار اپنی ترقی کاسفر جاری رکھے ہوئے ہے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تہنہ گروپ نے تامل ادب کے فروغ کے لئے اپنے بانی جناب تھیرو آدتی، ناتھ کے نام پر اعزازات قائم کئے ہیں۔ میں ان اعزازات سے واڑے جانے والے حضرات کو دل کی گرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب تھیرو تامی لن بم، ڈاکٹر اراشی امبو اور جناب تھیرو وی جی سنتوشم ان معروف شخصیات میں شامل ہیں۔ میں ان اعزازات سے سرفراز کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان حضرات کی خدمات کا یہ اعتراف ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے گا، جنہوں نے ایک باعزت پیشہ کے طور پر قلمکاری کو اپنا یا ہے۔

نواباداتی آمریت کے دور میں آج انی راجہ رام موہن رائے کے اخبار سمواہ کومودی لوک نائک تلک کے اخبار کیسری اور مہاتما گاندھی کے اخبار روزنامہ نوجیون نے جدوجہد آزادی کے لئے حوصلہ افزائی کے منار نور کا کام کیا تھا۔ ان اخبارات نے اپنی اشاعتوں کے ذریعے عوام الناس میں بیداری پیدا کرنے میں زبردست خدمات انجام دی تھیں۔ شاید یہ بات اس لئے تھی کہ ان اخبارات کے بانی حضرات کے اعلیٰ نظریات کا نتیجہ تھا کہ یہ اشاعتیں طویل عرصے میں آسکین اور اس کے بعد برطانوی دور اقتدار میں شروع ہونے والے متعدد اخباروں نے نہ صرف یہ کہ اس جدوجہد کو جاری رکھا بلکہ اپنی دیرینہ اشاعتی روایات پر آج بھی قائم ہیں۔

!دوستو

ہاتھ بکھی نہ ہیں بھولتی جاؤ گے کہ ہمارے آج والی نسلوں نے ملک و قوم کی خاطر خواہ خدمات انجام دی ہیں جن کے نتیجے میں ہم آزادی کی نعمت حاصل ہو سکی ہے۔ آزادی کے بعد ہی انسانی حقوق کی اہمیت جاری رہ سکی ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہم نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرض کی ادائیگی کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کو فراموش کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں آج ہمارے سماج کو متعدد بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔

خوانین و حضرات

ہماری تحریک آزادی کی جڑیں کاری کرنے والے بیشتر اخبارات مقامی زبانوں میں شائع ہوتے تھے۔ دراصل اس زمانے میں برطانوی سرکار کی ہندوستان کی مقامی زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات سے خوفزدہ رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ 1878 میں ورنہ کیولر پریس ایکٹ کا نفاذ کیا گیا تھا۔

مہاجرات ملک میں مقامی زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات کی اہمیت آج بھی اسی طرح برقرار ہے جتنی کہ اس زمانے میں تھی۔ یہ اخبارات اس زبان میں اپنا مواد پیش کرتے ہیں، جو عام قاری کے لئے باآسانی قابل فہم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اخبارات سماج کے ہمسایہ زمروں کی ترقی اور خوشحالی کی کوششیں بھی کرتے ہیں۔

حوالہ سے یہ بات یقینی طور سے لائق ستائش ہے کہ آج ہمارے فعال اخبارات میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والے اخبارات شامل ہیں جو مقامی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ دینا تہنہ یقیناً ان اخباروں میں شامل ایک اہم اخبار ہے۔ میں نے اکثر لوگوں کو اس بات پر حیرت کرتے سنا ہے کہ دنیا بھر میں ہونے والے واقعات کی خبریں کس طرح ان اخبارات میں شامل اشاعت ہوتی ہیں۔

آج گو کہ میڈیا افراد کی ذاتی ملکیت ہے، لیکن اس کے باوجود اس سے عوامی مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔ دانشور حضرات کے قول کے مطابق بجائے اس کے کہ اصلاحات کو طور طاقت نافذ کیا جائے بلکہ میڈیا امن کے ذریعے اصلاحات کا ایک اہم وسیلہ ہے۔ اس کی ذمہ داری سرکار اور عدلیہ سے کم نہیں ہوتی اس لئے اس کی کارکردگی بھی ان سے مساوی ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں عظیم سنت تھروولور کے یہ الفاظ میڈیا پر چسپاں ہوتے ہیں، ”دنیا میں ان قدروں کے علاوہ کسی چیز کا وجود نہیں ہے جو شہرت اور دولت کو یکجا کرتی ہیں۔“

!دوستو

تکنالوجی نے میڈیا میں عظیم تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب سرخیاں گاؤں کے بلیک بورڈ پر لکھی جاتی تھیں۔ ان سرخیوں کو زبردست معنیت حاصل ہوتی تھی لیکن آج کا میڈیا گاؤں کے بلیک بورڈ سے لے کر اپنے آن لائن پلیٹ فارمز پر محیط ہے۔

معنیت پر مسلسل زور دئے جانے کے نتیجے میں ہمارے اندر اپنا محاسبہ کرنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ میڈیا میں پیدا ہونے والی اصلاحات ہر وقت ضرورت خود محاسبہ کے ذریعے خود میڈیا سے ہی حاصل ہوں گی۔ ہم نے 2011ء میں دہشت گردانہ حملے کی نام نگاری کے تجزیہ میں یہ صورتحال خود دیکھی ہے اور شاید نام نگاری کے یہ تجزیے ہوتے ہی رہتے ہیں۔

!دوستو

میں اس موقع پر ہمارے سوچ بھارت میں ہر میڈیا کے رد عمل کی ستائش کرتا ہوں۔ جہاں ہم باہائے قوم آج انی مہاتما گاندھی کے 150 ویں یوم پیدائش کے موقع پر 2019 میں سوچ بھارت میں کی کامیابی کی کوششیں کر رہے ہیں وہیں میں صفائی ستھرائی کے تئیں بیداری پیدا کرنے میں میڈیا کے تعمیری رول سے متاثر ہوا ہوں۔ میڈیا نے ان کاموں کی بھی نشاندہی کرائی ہے، جو ابھی کے جانے باقی ہیں اور جو ہمارے مقاصد کی تکمیل کے لئے اس موضوع پر گفتگو کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔

خوانین و حضرات

ایک اور ایسا کلیدی شعبہ موجود ہے جس میں میڈیا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ شعبہ ہے: ”ایک بھارت-شریٹھ بھارت“ میں آپ کو ایک مثال سے یہ بات سمجھاتا ہوں۔ کیا کوئی اخبار پورے سال اپنے کالم کا کچھ حصہ اس مقصد کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ یہ اخبار روزانہ اپنی اشاعتی زبان میں اس سلسلے کا ایک جملہ شائع کر سکتے ہیں اور اس کا ترجمہ رسم الخط کی تبدیلی کے ساتھ ہندوستان کی تمام بڑی زبانوں میں شائع کیا جاسکتا ہے۔

سال کے آخر میں اخبارات کے قارئین 5 لاکھ سادہ جملوں سے واقف ہو سکتے ہیں، جو ملک کی تمام بڑی زبانوں میں شائع کئے جاسکتے ہیں۔ ذرا تصور کیجئے کہ اس سادہ قدم کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں اسکولوں کے کلاس روموں میں کچھ منٹ کے لئے اس موضوع پر گفتگو کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ بچے بھی ہمارے استحکام، طاقت اور ماحالہ میں جہت سے واقف ہو سکیں گے۔

خوانین و حضرات

ن کا عرصہ۔ انسانی زندگی میں ایک خاطر خواہ مدت سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن کسی قوم یا ادارے کے لئے یہ مدت محض ایک سنگ میل سے زیادہ کی حیثیت نہ بن سکتی ہے۔ اب 75 سال تقریباً تین ماہ۔ م نہ۔ دوستان چھوڑو تحریک کیویں75سالگرہ منائی تھی۔ اس طرح دینا تھنھی کے سفر اشاعت میں ایک نوعمر ملک کی حیثیت سے۔ دوستان کے عروج کا عکس دیکھا جاسکتا ہے۔ اس روز پارلیمنٹ میں اپنی تقریر کے دوران میں نے 2022 تک ایک نئے۔ دوستان کی تعمیر کا نعرہ دیا تھا۔ بدعنوانی، ذات پات، فرقہ پرستی، غریبی، ناخواندگی اور بیماریوں سے پاک۔ دوستان کا نعرہ۔ اور اگلے پانچ برس اپنے عزم کے ذریعہ سنکھ سے سدھی کے لئے وقف۔ ونے چاہیں تھی۔ م اپنے محلہ دین آزادی کے۔ دوستان کی تعمیر کرسکیں گے۔

پانچ برس کے فوری۔ دف سے آگے بھی شاید تھنھی نہ اپنی پلاٹینم جوبلی کے موقع پر اس بارے میں غور کیا۔ وگا کہ اگلے 75 برس کی مدت میں کیا جانا چاہئے۔ اور ایسا کام انجام دینے کے دوران پیش۔ وری۔ قدروں اور مقصدیت کے اعلیٰ ترین معیارات کو پیش نظر رکھا جانا چاہئے۔

آخر میں میں ایک بار پھر تامل ناڈو کے عوام کی خدمت میں دینا تھنھی کے ناشرین کی خدمات کی ستائش کرتا۔ ون۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناشر حضرات۔ ماری عظیم قوم کے مقدر کی ج۔ رہ۔ کاری میں اپنی تعمیری حمایت جاری رکھیں گے۔

.....

م ن۔ س ش۔ رم

U-5545

(Release ID: 1508359) Visitor Counter : 3